285

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 14۔ جون 2007

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سرکاری کارروائی

1۔ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 08-2007

2۔ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 07-2006

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2007

287

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

جمعرات،14۔جون2007

(یوم الخمیس،28۔جمادی الاول1428ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں سہ پہر3بج کر30منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾
اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ
يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾

سورة القمر آیات40 تا 46

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟(40)اور قوم فرعون کے پاس بھی ڈر سنانے والے آئے (41)انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اس طرح پکڑ لیا جس طرح ایک قوی اور غالب شخص پکڑ لیتا ہے(42)(اے اہل عرب)کیا تمہارے کافران لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے (پہلی) کتابوں میں کوئی فارغ خطی لکھ دی گئی ہے(43)کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت

بڑی مضبوط ہے (44)عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے (45)ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے (46)

وما علینا الا البلاغ o

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے آج کا دن جناب گورنر پنجاب نے قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت سال 1997 کے قاعدہ 134(1) کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے لہذا میں وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قاسم ضیاء صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا۔ آج چونکہ بجٹ پیش ہو رہا ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آج بڑے دنوں کے بعد ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس چودھری پرویزالٰہی صاحب ہاؤس میں تشریف لائے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)
میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس بجٹ کے موقع پر پچھلے دس پندرہ دنوں سے غریب عوام کو گرفتاریوں، چھاپوں کی صورت میں جو تحفہ دیا جا رہا ہے یہ انہی کا خاصا ہے۔(شیم، شیم)
میں وزیر اعلیٰ سے کہنا چاہوں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کم از کم اتنا ظلم کریں جتنا کل کو سہہ سکیں کیونکہ اگر آپ میں دم ہے تو آج بھی مال روڈ پر ریلی نکلی ہے، آج بھی کارکن سڑک پر آئے ہیں لیکن آپ میں اتنی جرأت اور ہمت نہیں ہوئی کہ آپ کم از کم ان کارکنوں کو روک سکیں اور نہ ہی آج کارکنوں کا راستہ روکا جا سکتا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے کہنا چاہوں گا کہ آج ایک دفعہ پھر یہ سوچ لیں کہ جو کچھ کراچی میں ہوا، اس سے بڑھ کر 16۔تاریخ کو جب چیف جسٹس صاحب فیصل آباد جا رہے ہیں تو کیا یہ اس تاریخ کو دہرانا چاہتے ہیں؟ اسی لئے کارکنوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف روایات کی بات کی جاتی تھی، مجھے یاد ہے وہ دن جس دن یہ لیڈر آف دی ہاؤس بنے تھے، انھوں نے یہاں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ آئیے رواداری کی سیاست کو پروان چڑھاتے ہیں۔ ہم نے ان سے اس وقت بھی کہا تھا کہ ہم آپ کا ہر طرح سے ساتھ دیں گے لیکن کیا ان کا ساتھ اس لئے دیں کہ یہ صحافیوں پر تشدد کریں، ان کا ساتھ اس لئے دیں کہ یہ ٹیچروں پر تشدد کریں اور ان کا ساتھ اس لئے دیں کہ سیاسی کارکنوں کو گھروں سے گرفتار کریں؟ (شیم، شیم)

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! یہ کس طرح کا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں نے کل بھی وزیر قانون صاحب سے کہا تھا کہ ان چھاپوں اور

کارکنوں کی گرفتاریوں کو بند کیا جائے۔ابھی جب وزیر اعلیٰ صاحب ہاؤس میں داخل ہوئے تو ٹریژری بنچز نے تالیاں بجا کر ان کو welcome کہا لیکن میں انہیں کہنا چاہتا ہوں کہ جب یہ تنہا ہوں گے، جب وہاں سے گھنٹی بجے گی تو ان میں سے ایک بھی ان کے ساتھ کھڑا نہیں ہوگا اور ایک بھی ان کے لئے تالیاں نہیں بجائے گا۔(شور وغل)

جناب سپیکر!میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج وزیر اعلیٰ صاحب کیوں نہیں یہاں پر اعلان کرتے کہ یہ چھاپے بند ہوں گے اور یہاں پر جو گرفتاریاں ہو رہی ہیں ان کو بند کیا جائے گا؟ ہم سے جھوٹے وعدے کئے گئے اور ہمیں یہ کہا گیا کہ ہم آرڈرز withdraw کر رہے ہیں۔ہر روز یہاں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں اور آج بھی کارکنوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔اگر اتنی ہمت اور جرأت ہے تو جب ہم جلوس نکالتے ہیں پھر سڑکوں سے ہمیں پکڑیں۔یہاں تو ان کے آنے کی ہمت نہیں ہوتی اور جتنے کرپٹ پولیس ایس ایچ اوز تھے وہ سارے انھوں نے تعینات کئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

قائد حزب اختلاف: میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کیا یہ تحفہ دے رہے ہیں، کیا یہ قوم کو پیغام دے رہے ہیں اور کیا یہ روایات کی باتیں کرنے والے نفرت کی سیاست کو فروغ دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے کہنا چاہوں گا کہ آج وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی کو انھوں نے عذاب الٰہی کے نام سے یاد کرنا شروع کر دیا ہے کیونکہ انھوں نے لوگوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر!میں قاسم ضیاء صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ جو کچھ لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا ہے میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔وزیر قانون!۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب والا!میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔میرے بعد وزیر قانون صاحب اکٹھا ہی جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب، سمیع اللہ خان صاحب!آپ تشریف رکھیں۔میں نے floor وزیر قانون کو دیا ہے۔آپ وزیر قانون کی بات سن لیں۔ان کی بات کا جواب آپ سن لیں۔پلیز سن

لیں۔تشریف رکھیں۔انہیں جواب دینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر!میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ چار دن سے جب سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے تو یہ مسلسل اس طرح کر رہے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر!ان کو بٹھایا جائے۔جب لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی ہے تو ہم نے انہیں سنا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور نعرے لگانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر: جی،راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر!میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ چار دن سے جب سے اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں۔یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔میں نے floor وزیر قانون کو دیا ہے۔یہ بات کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔سمیع اللہ خان صاحب!میں نے floor وزیر قانون کو دیا ہے۔آپ تشریف رکھیں۔آپ تشریف رکھیں۔جی، وزیر قانون!(شور وغل)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر!میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ جب سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے اس دن سے لے کر کل تک ہر روز جب اجلاس شروع ہوتا ہے تو اپوزیشن گرفتاریوں کے حوالے سے بات کرتی ہے۔آپ اس بات کے شاہد ہیں کہ پہلے روز جس دن اجلاس شروع ہوا انھوں نے بات کی اور اسی دن آپ کے حکم کے مطابق ہم نے ٹریژری بنچز کی طرف سے ایک positive رویہ اپنایا اور ان کو کہا کہ آپ اپنے اپنے حلقے کے لوگوں کے ہمیں نام دے دیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: [****]

جناب سپیکر: آرڈر پلیز،آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں تو آپ اپنے ان دوستوں سے پوچھیں کہ جن کو کل رہا ہونے والے لوگوں کی میں نے فہرستیں دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: لیکن جو لوگ آج گرفتار کئے گئے ہیں ان کا کیا ہوا؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اگر کوئی جرم کرے گا تو وہ گرفتار ہو گا۔ اب اگر کسی جماعت کی یہ بد قسمتی ہے کہ جو جرائم پیشہ فرد ہے وہ اس جماعت میں ہے اس کو گرفتار کیا جائے اور اس کو سیاسی کارکن کہا جائے تو اس میں میرا کوئی اختیار نہیں ہے۔ مجرموں کو چھوڑنے کا میرے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا۔ اب آپ تسلی سے میری بات سنیں۔ آپ حوصلہ رکھیں اور بات سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں نے لاء منسٹر کو floor دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں نے کل ان سے بات کی اور انھوں نے مجھے فہرستیں دیں۔ میں آپ کی خدمت میں صرف ایک بات بنیادی طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس معزز ایوان کا ہر رکن اس بات کا گواہ ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ سینکڑوں کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ میں صرف اس لسٹ کی بات کرتا ہوں جو کل ان تینوں جماعتوں کے قائدین نے مجھے دی ہے اس کے مطابق سو سے زیادہ بندہ نہیں بنتا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: [****] (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

رانا آفتاب احمد خان: یہ [**] بول رہے ہیں۔ 119 آدمیوں کی فہرست تو صرف میں نے ان کو دی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں نے انہیں floor دیا ہوا ہے۔ وہ جواب دے رہے ہیں، آپ کی بات کا جواب دے رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: [****]

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں [**] بول رہا ہوں؟ میں بتاتا ہوں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: [****]

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں رانا آفتاب صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ رات ساڑھے گیارہ بجے آپ نے مجھے فون کیا اور ان کے توسط سے کیا کہ کوئی فاروق نام کا آدمی ہے اس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ رات پونے بارہ بجے چیف منسٹر صاحب کی اجازت سے ہم نے اس کو release کیا۔ یہ جھوٹ ہے؟ آپ مجھے بتائیں، آپ نے مجھے فون کیا، انھوں نے مجھے فون کیا۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! رانا فاروق صاحب اس ہاؤس کے ممبر رہے ہیں، وہ ایک سیاسی کارکن ہیں۔ یہ وہ آدمی ہے کہ جس نے ضیاء الحق جیسے آمر کے خلاف کئی سالوں تک لڑائی لڑی۔ وہ ڈرنے والا نہیں ہے لیکن انھوں نے اس کی ماں کا سوئم بھی نہیں ہونے دیا اور اسے گرفتار کر لیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: رانا صاحب! اب آپ حوصلہ پیدا کریں۔ میری بات سنیں، بات سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ اگر آپ اونچا بولیں گے تو آپ سے زیادہ اونچا بولنے والے لوگ ادھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: فاروق نامی آدمی کو گرفتار کیا گیا تھا اور وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم سے اسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ سمیع اللہ خان صاحب! پلیز تشریف رکھیں، سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ اگر جمہوری رویہ نہیں اپنائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ان کا اپنا نقصان ہے۔ میں نے کل بھی یہ کہا تھا کہ گزشتہ ساڑھے چار سال سے ماسوائے ہٹ دھرمی کی سیاست کے انھوں نے کوئی دوسرا کام نہیں کیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے
اور بے ضمیر و حیا کرو، سیاسی کارکن رہا کرو کے نعرے لگانے شروع کر دیئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! گزشتہ ساڑھے چار سال سے ان کی یہ کوشش رہی ہے کہ یہ اسمبلیاں اپنی آئینی مدت پوری نہ کریں لیکن ان کی خواہشات کے برعکس آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم پانچواں بجٹ پیش کرنے جا رہے ہیں۔ یہ رواداری کی سیاست کی بات کرتے ہیں۔ میں رات قاسم ضیاء صاحب کو ایک چینل پر سن رہا تھا جو کہہ رہے تھے کہ ہماری جماعت جب برسر اقتدار تھی تو اس نے کراچی میں امن قائم کیا۔ آج تک آپ اپنی قائد کے بھائی کے قاتلوں کو

توtraceنہیں کر سکے، پھر کون سا امن آپ نے قائم کیا ہے؟ خدا کے لئے تھوڑا سا حقائق کو بھی تسلیم کریں۔آپ کس رواداری کی سیاست کی بات کرتے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف حیا کرو سیاسی کارکن رہا کرو،
لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دو، گو مشرف گو،
عذاب الہیٰ پرویز الٰہی کے کتبے اٹھا کر نعرے لگاتے رہے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار جیوے جیوے پرویز الٰہی کے نعرے لگاتے رہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! آج بھی میں آپ کے سامنے اپنے قائد کے اس عزم کو دہرانا چاہتا ہوں کہ جو اس ملک میں چور ہے، اچکا ہے یا جرائم پیشہ لوگ ہیں ان کو ہم نہیں چھوڑیں گے لیکن اگر جائز طور پر ان کے کوئیgrievances ہیں تو ہم ان کو دور کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کچھ بھی کر لیں۔ یہ 16۔ تاریخ کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔ اسی صوبے میں 5۔ تاریخ گزر گئی، 16 بھی گزر جائے گی اور میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ یہ چیف جسٹس صاحب کو جتنا مرضی گھنٹہ گھر دکھانا چاہتے ہیں دکھائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فیصل آباد میں ایک پتا بھی نہیں ٹوٹے گا۔ یہ دکھائیں ان کو گھنٹہ گھر جتنا دکھانا چاہتے ہیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے رواداری کی سیاست کو فروغ دیا ہے۔ آج بھی میری ان سے استدعا ہے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری پلے کارڈ اٹھائے ہوئے اپوزیشن بنچز کے سامنے آ گئی اور پلے کارڈ کا رخ حکومتی بنچز کی طرف کیا جس پر لکھا تھا "بے ضمیر و حیا کرو، سیاسی کارکن رہا کرو")

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ میری بہن نے ایک بے ضمیر والا پلے کارڈ اٹھا رکھا ہے۔ اسی ایوان میں انھوں نے ایک خاتون کا نام point out کیا اور ایوان سے جانے سے پہلے ہم نے اس کے آرڈرز withdraw کئے۔ یہ رواداری کی سیاست نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ چودھری پرویز الٰہی کا شکریہ ادا کریں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: [****]

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ جھوٹ نہیں ہے۔ آپ نے شکریہ ادا کیا تھا۔ آپ نے مجھے فون کیا

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

تھا۔ میں آخر میں یہی عرض کرنا چاہوں گا کہ ان کے واک آؤٹ کا وقت آیا ہوا ہے۔ آپ جتنا مرضی کہہ لیں۔ ان کی جتنی مرضی بات ہم مان لیں انھوں نے واک آؤٹ کرنا ہے اس لئے کہ گزشتہ ساڑھے چار سال انھوں نے صرف اور صرف واک آؤٹ کی سیاست کی ہے اس لئے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ وزیر خزانہ کو موقع دیا جائے کہ وہ بجٹ پیش کریں۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے بلند آواز میں "عذاب الٰہی پرویز الٰہی،
حیا کرو سیاسی کارکن رہا کرو، گو مشرف گو، ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے"
کے نعرے لگانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، بگو صاحب! تشریف رکھیں، پلیز! تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ بگو صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ رانا صاحب! میری گزارش سن لیں۔ (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ رانا صاحب! پلیز خاموشی اختیار کریں۔ قاسم ضیاء صاحب نے جو پوائنٹ آف آرڈر raise کیا وہ valid نہیں ہے اور جو پوائنٹ آف آرڈر وزیر قانون صاحب نے raise کیا ہے وہ بھی valid نہیں ہے۔ میں مزید کسی کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور اب وزیر خزانہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ بجٹ پیش کریں۔ جی، وزیر خزانہ صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں کے سامنے آ گئے
اور "گو مشرف گو، حیا کرو سیاسی کارکن رہا کرو، ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے،
گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دو، عدلیہ کی آزادی تک جنگ جاری رہے گی"
کے نعرے لگانے شروع کر دیئے)

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ برائے سال 08-2007 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اس رب ذوالجلال کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے یہ اعزاز بخشا کہ آج اس معزز ایوان میں پنجاب حکومت کا میزانیہ برائے سال 08-2007 پیش کر رہا ہوں۔ میں اس باری تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں جس نے مسلم لیگ کی اس منتخب حکومت کو یہ شرف بخشا کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ تسلسل کے

ساتھ پانچواں بجٹ پیش کرے۔

جناب سپیکر!

2۔ موجودہ سیاسی و معاشی استحکام ملک کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ مجھے یہ کہنے دیجئے کہ اس کا سہرا جنرل پرویز مشرف کی مدبرانہ قیادت و جمہوری روایات سے وابستگی، وزیر اعظم پاکستان جناب شوکت عزیز کی دوررس انتظامی اور معاشی حکمت عملی اور چودھری پرویز الٰہی کی فہم و فراست اور لیڈر شپ کے سر ہے۔

جناب سپیکر!

3۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اپنی پہلی بجٹ تقریر میں، میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی حکومتی پالیسی کے 4 بنیادی مقاصد (core objectives) ایوان کے سامنے پیش کئے تھے۔ ان میں (i) غربت کا خاتمہ (ii) سماجی خدمات یعنی عوام کو سہولتوں کی فراہمی (iii) اقتصادی ترقی اور (iv) علاقائی تفریق کا خاتمہ شامل تھے۔

جناب سپیکر!

4۔ پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ سبز باغ دکھانے والی حکومتوں کو عوام نے جلد رخصت کر دیا۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم عوام کے حقیقی نمائندے ہیں۔ ہم اپنے عوام کو احتساب کا سب سے بڑا ادارہ اور پلیٹ فارم سمجھتے ہیں۔ قائدانہ صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے اپنی حکومت کے core objectives کے حصول کے لئے ایک طویل مدتی پالیسی وژن 2020 کی صورت میں اپنائی۔ اس وژن میں پنجاب کی سماجی اور معاشی ترقی کے اہداف مقرر کئے گئے تاکہ صوبہ کے عوام کے معیار زندگی میں حقیقی تبدیلی لائی جاسکے۔

جناب سپیکر!

5۔ آج میں اس معزز ایوان میں دل کھول کر بات کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ ہر سال جب ہماری حکومت بجٹ کا اعلان کرتی تو ہمیں غیر ضروری تنقید کا نشانہ بنایا جاتا۔ بعض فاضل ارکان بجٹ کو اعداد کا ہیر پھیر قرار دیتے اور بعض ہمارے عوامی فلاح و بہبود کے لئے متعین کردہ ان اہداف کو ناقابل یقین سمجھتے لیکن ہم نے ہر مالی سال کے اختتام پر یہ ثابت کیا کہ ہم نے نہ صرف اپنے اہداف کو حاصل کیا بلکہ ان میں توقع سے زیادہ کامیابی

حاصل کی۔آج وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی مجموعی کارکردگی سے یہ ثابت کریں کہ کون صحیح تھا اور کون غلط۔

جناب سپیکر!

6۔ مجھے وہ وقت یاد ہے کہ جب ایک سابق حکومت نے کچھ گھوسٹ سکولوں کی نشاندہی کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ انھوں نے تعلیم کے شعبے میں بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔انھیں احساس تک نہ تھا کہ پنجاب کا ایجوکیشن سیکٹر کتنے گھمبیر مسائل سے دوچار ہے۔صوبے کی شرح خواندگی قومی شرح خواندگی کی اوسط سے بھی کم تھی۔عام آدمی کے لئے تعلیم کا حصول مشکل اور اس کا معیار ابتر تھا۔سکولوں میں نئے داخل ہونے والے طلباء کا تناسب کم اور سکولوں کو خیر باد کہنے والوں کا تناسب زیادہ تھا۔سکولوں کی عمارات ناکافی اور اساتذہ کی غیر حاضری کی شرح زیادہ تھی۔خواتین کی شرح خواندگی میں تیزی سے کمی واقع ہو رہی تھی۔

جناب سپیکر!

7۔ ایک وقت وہ بھی آیا جب ایک سابق حکومت نے آئیوڈین ملے نمک کو متعارف کرایا اور یہ سمجھ لیا کہ انھوں نے ہیلتھ سیکٹر کے مسائل کا طلسماتی حل تلاش کر لیا ہے۔سب جانتے ہیں کہ حقیقت اس کے برعکس تھی۔تعلیمی شعبہ کی طرح ہیلتھ سیکٹر بھی شدید بحران کا شکار تھا۔عام شہریوں کے لئے طبی سہولیات نہ صرف کم بلکہ غیر معیاری تھیں۔دیہی علاقوں میں طبی سہولیات کا فقدان تھا۔بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت میں ڈاکٹروں، نرسوں اور پیرا میڈیکل سٹاف کی شدید قلت تھی۔ضلعی اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں بھی صورتحال کچھ مختلف نہیں تھی۔ایمرجنسی میں حالت یہ تھی کہ تین تین مریضوں کے لئے صرف ایک بیڈ دستیاب تھا۔ادویات اور آلات کی بھی کمی تھی۔نوزائیدہ بچوں اور زچگی کے دوران خواتین کی شرح اموات پریشان کن حد تک زیادہ تھی۔

جناب سپیکر!

8۔ اپنی حکومت کی کارکردگی کا سابق حکومتوں کی کارکردگی کے ساتھ موازنہ کرنے کے لئے اپنی طرف سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔اس ضمن میں اعداد و شمار اور زمینی حقائق ہی کافی ہیں۔

جناب سپیکر!

9۔ ملاحظہ فرمائیں کہ:

- 2002 میں پنجاب میں شرح خواندگی 47 فیصد تھی جو ہمارے دور حکومت میں بڑھ کر 62 فیصد ہو گئی ہے۔
- 2002 میں پرائمری تعلیم کی شرح داخلہ 45 فیصد تھی جو ہمارے دور حکومت میں بڑھ کر 70 فیصد ہو گئی ہے۔
- 2002 میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں میں اعلیٰ تعلیم کا تناسب 0.78 تھا جو 2007 تک بڑھ کر 0.93 ہو گیا۔
- 2002 میں سرکاری ہسپتالوں میں فری ایمرجنسی علاج کا تصور ہی موجود نہیں تھا۔ آج صوبے کے تمام بڑے ہسپتالوں میں ایمرجنسی علاج اور دوائیاں بالکل مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔
- 2002 میں پنجاب کے بنیادی مراکز صحت ویرانوں کا منظر پیش کرتے تھے آج ان مراکز میں ڈاکٹروں، نرسوں، پیرا میڈیکل سٹاف اور وافر ادویات کی موجودگی ہماری حکومت کی صحت عامہ کے لئے commitment کی عکاس ہے۔
- 2002 میں 12 سے 23 ماہ کی عمر کے صرف 57 فیصد بچوں کو مہلک بیماریوں سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے لگائے گئے جبکہ 2007 میں اس عمر کے 76 فیصد بچوں کو مہلک بیماریوں سے تحفظ دیا گیا۔
- 2002 میں شرح اموات زچہ 350 فی لاکھ تھی 2007 میں یہ شرح کم ہو کر 257 فی لاکھ رہ گئی۔
- 2002 میں 24 فیصد خواتین کو زچگی کے دوران تربیت یافتہ عملہ کی سہولت میسر تھی جبکہ 2007 میں یہ سہولت 43 فیصد ہو گئی۔
- 2002 میں واٹر سپلائی اینڈ sanitation کے شعبے کی کل رقم صرف 600 ملین روپے تھی 2007 میں اس شعبے میں 17600 ملین روپے مختص کئے گئے۔
- 2002 میں صرف 6 فیصد دیہی آبادی کو پینے کا صاف پانی واٹر سپلائی سکیم کے ذریعے میسر تھا جبکہ 2007 میں 19 فیصد دیہی آبادی کو پینے کے صاف پانی کی

سہولت مہیا کی گئی اور 91 فیصد لوگوں کو ہینڈ پمپ کے ذریعے پینے کا صاف پانی مہیا کیا گیا۔

- ❖ 2002 میں 31 فیصد دیہی آبادی کو فلش ٹائلٹ کی سہولت میسر تھی جبکہ 2007 تک ہم نے یہ سہولت 50 فیصد دیہی آبادی کو مہیا کر دی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

10۔ ہماری حکومت نے جب وژن 2020 میں Economic Growth Rate کا سالانہ ہدف 7 سے 8 فیصد متعین کیا تو ہمارے بعض مخالف حلقوں نے اسے ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے اس فیصلے کو تمسخر کا نشانہ بنایا۔ اسی طرح جب ہم نے سالانہ 10 لاکھ روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کا ہدف دیا تو حزب اختلاف کے فاضل ممبران نے اسے مذاق سمجھا۔ جب ہم نے علاقائی غربت میں کمی کرنے اور جنوبی پنجاب کے لئے زیادہ ترقیاتی وسائل فراہم کرنے کا مژدہ سنایا تو اس کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ غربت میں کمی لانے کی بات کو بھی حزب اختلاف نے ہنسی مذاق میں اڑانے کی کوشش کی لیکن ہم ثابت قدمی سے اہداف حاصل کرتے گئے۔

جناب سپیکر!

11۔ آج ہمیں اپنے مقرر کردہ اہداف کے حصول پر فخر ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں 2002 سے اب تک کی معاشی کارکردگی کا جائزہ پیش کروں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ:

- ❖ 1991-2002 میں پنجاب میں معیشت کی اوسط شرح نمو 4.2 فیصد سالانہ تھی جبکہ 2003-07 میں ہماری اوسط شرح نمو بڑھ کر 8 فیصد سالانہ ہو گئی ہے۔
- ❖ 2002 میں فی کس آمدنی 30,821 روپے تھی جو 2007 میں بڑھ کر 59,219 روپے یعنی تقریباً دگنا ہو گئی ہے۔
- ❖ 2002 میں پنجاب میں صرف 4 لاکھ 53 ہزار نئی ملازمتیں پیدا کی گئیں جبکہ ہمارے دور حکومت میں 2003 تا 2007 کے دوران نئی پیدا ہونے والی ملازمتوں کی سالانہ اوسط 14 لاکھ 50 ہزار رہی۔

- 2002 میں پنجاب کی آبادی کے تقریباً 34.1 فیصد افراد غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے۔اب یہ شرح 21.1 فیصد رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر!

12۔ تمسخر اڑانے والے ہمارے ناقدین سے آج میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ:

- ساڑھے بارہ ایکڑ تک کے زمینداروں کو زرعی انکم ٹیکس سے مستثنیٰ کس نے کیا؟
- کس حکومت نے کاشتکاروں کے لئے اجناس کی امدادی قیمتوں میں اضافہ اور خریداری کو یقینی بنایا؟
- وہ کون سی حکومت ہے جس نے آبیانہ کے لئے یکساں شرح مقرر کی اور کسانوں کو نہری پٹواری کے نظام سے چھٹکارا دلایا؟
- کس حکومت کو یہ توفیق نصیب ہوئی کہ وہ ایک لاکھ سے زیادہ بے زمین کسانوں کو زمین فراہم کرے؟
- کس دور حکومت میں Livestock کے شعبہ سے منسلک کسانوں کے لئے 6.1۔ارب روپے کے آسان قرضہ جات کا اجراء ہوا؟
- کس حکومت کو یہ شرف نصیب ہوا کہ مستحقین میں 17۔ارب روپے کی زکوٰۃ تقسیم کرے؟
- وہ کون سی حکومت ہے جس نے ڈیڑھ لاکھ ضرورت مندوں کی مفت پیشہ ورانہ تربیت کا انتظام کیا؟

جناب سپیکر! مجھے فخر ہے کہ یہ تمام انقلابی فلاحی اقدامات پاکستان مسلم لیگ کی حکومت نے کئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

13۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم نے تعلیم کے شعبہ میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سہولیات فراہم کیں جن میں:

- تعلیمی ریفارم پالیسی کا اجراء۔
- سرکاری سکولوں میں میٹرک تک مفت تعلیم۔
- دسویں جماعت تک درسی کتب کی مفت فراہمی۔

- کم خواندگی والے 15 اضلاع میں بچیوں کو وظیفہ۔
- 63,882 سرکاری سکولوں میں missing facilities کی فراہمی۔
- ٹیچرز ٹریننگ کے جدید نظام کا اجراء۔
- اور 50,000 سکول اساتذہ کی بھرتی جیسے اقدامات شامل ہیں۔

صحت کے شعبہ میں ہمارے نمایاں اقدامات یہ ہیں:

- شعبہ صحت کی ریفارم پالیسی کا اجراء۔
- جنوبی پنجاب میں ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا قیام۔
- فیصل آباد اور وزیر آباد میں بھی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر۔
- یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کا قیام۔
- دو نئے میڈیکل کالجز کا اجراء۔
- نرسنگ کی تعلیم کی اپ گریڈیشن۔
- پنجاب ایمرجنسی سروس (Rescue 1122) کا اجراء۔
- سکول ہیلتھ پروگرام کا اجراء۔
- حفاظتی اور معالجی ہیلتھ سروسز کو یکجا کرنا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

14۔ یوں تو ہماری حکومت نے تمام شعبہ ہائے زندگی میں بہتری لانے کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں لیکن میں قلت وقت کی وجہ سے ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن چند کلیدی اقدامات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ بھی بتاتا چلوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اپنی حالیہ پریس کانفرنس میں حکومت کے ان تمام اقدامات کا تفصیلی جائزہ پیش کر چکے ہیں جو پنجاب کی تعمیر و ترقی کے حامل ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے خطاب کی دستاویز تمام معزز اراکین کی بجٹ دستاویز میں شامل ہے۔

جناب سپیکر!

15۔ ہمارے دور حکومت میں کئی ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے گئے ہیں جن کی مثال پنجاب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ تمام اقدامات حکومت کی ایک جامع گورننس ریفارم پالیسی کا حصہ ہیں۔ تفصیل یوں ہے:

- پنجاب کے طویل المیعاد معاشی اور سماجی وژن کی اشاعت (وژن 2020)
- درمیانی مدت کی ترقیاتی حکمت عملی کا اجراء (پنجاب اکنامک رپورٹ)
- پنجاب کے مختلف اضلاع میں سماجی اور معاشی سہولتوں میں تفاوت کی نشاندہی (Multiple Indicator Cluster Survey)
- غربت میں کمی کے لئے جامع حکمت عملی کا اجراء۔ (Poverty Focused Investment Strategy)
- سول سروس ریفارمز کے لئے پبلک پالیسی اور چینج مینجمنٹ ونگ کا قیام۔
- سرکاری ملازمین کی پیشہ ورانہ تربیت کے لئے مینجمنٹ اینڈ پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا قیام۔
- لاء اینڈ آرڈر کی بہتری کے لئے پولیس پٹرولنگ پوسٹس کے نظام کا قیام۔
- خصوصی پراسیکیوشن سروس کا اجراء۔
- ٹریفک کے نظام کی بہتری کے لئے ٹریفک وارڈن سکیم کا اجراء۔
- بھیک مانگتے بچوں کے تحفظ کے لئے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا قیام۔
- اغوا برائے تاوان کی سرکوبی کے لئے سپیشل سیل کا قیام۔
- جیلوں کے نظام کی بہتری کے لئے جیل ریفارمز کا اجراء۔
- مزدور بھائیوں کی فلاح کے لئے پنجاب سوشل سکیورٹی ہیلتھ مینجمنٹ کمپنی کا قیام۔
- تیز تر معاشی ترقی کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی پالیسی کا اجراء۔اس پالیسی کے تحت کئے گئے اقدامات کی تفصیل کچھ یوں ہے:
- پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کا قیام (سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام)
- فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کا قیام۔ (M-3 Industrial Estate and Value Addition City)
- زرعی مارکیٹنگ کی بہتری کے لئے پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ کمپنی کا قیام۔
- بیرونی سرمایہ کاری سے:

  زید سنٹر فیروزپور روڈ کا تعمیری منصوبہ۔

  لاہور سپورٹس سٹی کا تعمیری منصوبہ۔

  فیئر ماؤنٹ ہوٹل کا منصوبہ۔

نئے شہر لاہور کا تعمیری منصوبہ۔

میٹرو اور میکرو چین سٹورز کا اجراء۔

پیرووال میں لائیو سٹاک فارم کا قیام۔

- ❖ فیروزپور روڈ پر سوفٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک کا تعمیری منصوبہ۔
- ❖ لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے منصوبے کا اجراء۔
- ❖ گاڑیوں کی رجسٹریشن کا کمپیوٹرائزڈ نظام۔
- ❖ سیالکوٹ لاہور موٹروے کا منصوبہ۔
- ❖ سیالکوٹ لاہور موٹروے پر تین صنعتی زونز کا منصوبہ۔
- ❖ سیالکوٹ لاہور موٹر وے پر تین غیر ملکی سائنس اور ٹیکنالوجی یونیورسٹیوں کا منصوبہ۔
- ❖ معذور بچوں کی دیکھ بھال اور خصوصی تعلیم کے لئے سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا اجراء۔
- ❖ ریکارڈ تعداد میں پبلک سیکٹر میں جنرل اور میڈیکل یونیورسٹیوں کا قیام۔
- ❖ ریکارڈ تعداد میں پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹیوں کو چارٹر فراہم کرنا۔
- ❖ ماحولیات کے تحفظ کے لئے گرین پروگرام کا اجراء۔
- ❖ 37,232 کلومیٹر نئی سڑکوں کی تعمیر۔
- ❖ زراعت کے شعبہ کے فروغ کے لئے ریسرچ کے نئے نظام کی ترویج۔
- ❖ سیاحت کے فروغ اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے لال سوہانرا میں بین الاقوامی معیار کے وائلڈ لائف پارک کا منصوبہ۔
- ❖ دیہات میں غربت میں کمی کے لئے لائیو سٹاک کے شعبے پر بھرپور توجہ۔
- ❖ پنجاب کے قدیم آبپاشی نظام کی جدید خطوط پر بحالی (اس کے لئے 120۔ارب روپے پر محیط دس سالہ منصوبہ تیار کیا جا چکا ہے جس پر کام جاری ہے)
- ❖ انہار پر ہائیڈل پاور سٹیشن کا قیام (پانچ منصوبوں پر عملدرآمد جاری ہے)
- ❖ اپنے ثقافتی ورثے کے تحفظ اور فروغ کے لئے لاہور والڈ سٹی پراجیکٹ کا آغاز۔

❖ پنجاب کے بڑے شہروں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے42۔ارب روپے کے پیکج کا اجراء۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

16۔ ان تمام کامیابیوں کا کریڈٹ موجودہ عوامی لیڈرشپ کو جاتا ہے جس کی قیادت میں پنجاب حکومت نے عوام کی خوشحالی اور ترقی کے لئے تاریخی اقدامات کئے۔

جناب سپیکر!

17۔ ہماری حکومت کی تمام تر اصلاحات اور ان کے نتیجے میں حاصل ہونے والے ثمرات ہماری بہترینFinancial Managementکے مرہون منت ہیں۔ یاد کیجئے 1999-2000 کا وہ بجٹ جس میں Current Revenue Surplusصرف 2۔ارب روپے تھا اور وہ بھیCapital Expenditureکی نذر ہو گیا اور اس طرح 13۔ارب روپے کا مختصر سالانہ ترقیاتی پروگرام مہنگے قرضوں سے تشکیل دیا گیا۔

جناب سپیکر!

18۔ یہ ہماری ہی حکومت کا طرہ امتیاز ہے کہ خود انحصاری کا وہ خواب جو عوام کو دکھایا جاتا تھا لیکن کبھی پورا نہ ہوا آج ایک حقیقت بن کر ابھرا ہے۔ہمارے دور حکومت میں پنجاب کے ریونیو سرپلس میں بتدریج نمایاں اضافہ ہوا۔آپ کو جان کر خوشی ہو گی کہ بجٹ 2007-08 میں ریونیو محاصل 356.17۔ارب روپے سے زائد تجویز کئے گئے ہیں جبکہ جاری اخراجات243.48۔ارب روپے سے زائد ہوں گے۔اس طرح ہماری حکومت پنجاب کے ترقیاتی پروگرام کے لئے112.68۔ارب روپے سے زائد کے وسائل اپنے ریونیو سرپلس سے فراہم کرے گی۔

جناب سپیکر!

19۔ ریونیو اکاؤنٹ کی طرح کرنٹCapitalاکاؤنٹ میں14.59۔ارب روپے سے زائد اور پبلک اکاؤنٹ میں14.77۔ارب روپے سے زائد بچت متوقع ہے۔اس طرح بجٹ 2007-08 میں مجموعی طور پر142۔ارب روپے سے زائد سرپلس وسائل متوقع ہیں۔ یہ تمام اضافی وسائل ہماری خود انحصاری کی دلیل اور ہمارے ترقیاتی پروگرام کے تسلسل اور استحکام کے ضامن ہیں۔ باور رہے کہ رواں مالی سال کا مجموعی سرپلس

91۔ارب روپے سے زائد تجویز کیا گیا تھا جو دوران سال بڑھ کر 128۔ارب روپے سے تجاوز کر گیا۔ اس اضافے سے پنجاب کے ترقیاتی عمل کو مزید تیز کرنے کی غرض سے استعمال میں لایا گیا۔

جناب سپیکر!

20۔ ہماری حکومت کی اسی مالی کارکردگی کی وجہ سے پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حجم حیرت انگیز اضافے سے بڑھا ہے۔ کہاں 2000-1999 کا 13۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ اور کہاں 100۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ جو رواں مالی سال میں تجویز ہوا لیکن پنجاب کے عوام اور ان کی امنگوں پر پورا اترنے کے لئے 100۔ارب روپے بھی کافی نہیں۔ آج میں نہایت مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ حکومت پنجاب کا ترقیاتی بجٹ برائے سال 08-2007، 150۔ارب روپے تجویز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

21۔ 17۔ جون 2004 کی اپنی بجٹ تقریر میں، میں نے اس عزم کا اعادہ کیا تھا کہ اخراجات اور ترقیاتی اخراجات کے تناسب میں بتدریج اضافہ ہماری حکومت کا ایک اہم مالی ستون ہوگا۔ یاد رہے کہ 03-2002 میں یہ تناسب 18.4 فیصد تھا جو 07-2006 میں بڑھ کر 36 فیصد اور 08-2007 میں بڑھ کر 42 فیصد ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! گو یہ ہمارے اس دور کا آخری بجٹ ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ ہماری کارکردگی کی پذیرائی جو عوام نے کی ہے اس کی بدولت ہم اس ہاؤس میں دوبارہ آئیں گے۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ اپنے نئے دور حکومت میں ہم اس تناسب کو 50 فیصد تک بڑھا دیں گے۔ آئیے سالانہ ترقیاتی پروگرام 08-2007 میں مختص شدہ رقوم پر نظر ڈالیں۔

جناب سپیکر!

22۔ انسانی وسائل کی ترقی ہماری حکومت کی ترقیاتی پالیسی کا اہم ترین جز ہے۔ اسی پالیسی کے تحت:

- سوشل سیکٹرز کے لئے 44۔ارب روپے سے زائد مختص کئے گئے ہیں جو پچھلے سال کے مقابلے میں 57 فیصد زائد ہیں۔ انفرادی شعبہ جات میں مختص شدہ رقوم اور پچھلے مالی سال کے مقابلے میں فیصد اضافہ کی تفصیل یوں ہے:

- ❖ تعلیم 21۔ارب 480 ملین روپے اضافہ 72 فیصد
- ❖ صحت 6۔ارب 500 ملین روپے اضافہ 51 فیصد
- ❖ فراہمی آب و نکاسی 6۔ارب 500 ملین روپے اضافہ 25 فیصد

تعلیم کے ذیلی شعبوں میں مختص شدہ رقوم کی تفصیل یوں ہے:

- ❖ سکول ایجوکیشن 8۔ارب 488 ملین روپے
- ❖ ہائر ایجوکیشن 9۔ارب 936 ملین روپے
- ❖ سپیشل ایجوکیشن 954 ملین روپے (یاد رہے کہ پچھلے سال 600 ملین روپے مختص ہوئے)
- ❖ لٹریسی 1.2۔ارب روپے
- ❖ سپورٹس 902 ملین روپے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

- ❖ عمدہ انفراسٹرکچر کی فراہمی معاشی ترقی کا ایک لازم جز ہے۔ حکومت نے روڈ سیکٹر میں 14۔ارب روپے سے زائد اور Irrigation سیکٹر میں 11۔ ارب روپے تجویز کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اربن ڈویلپمنٹ کے شعبہ میں 3.8۔ ارب روپے سے زائد رقم تجویز کی گئی ہے۔
- ❖ پروڈکشن سیکٹرز ہماری معیشت کی روح اور عوام کی بہتر زندگی کی ضمانت ہیں۔ پروڈکشن کے انفرادی شعبہ جات میں مختص شدہ رقوم اور پچھلے سال کے مقابلے میں فیصد اضافے کی تفصیل یوں ہے:

- ❖ زراعت 2.8۔ارب روپے اضافہ 154 فیصد
- ❖ لائیوسٹاک 1.2۔ارب روپے اضافہ 100 فیصد
- ❖ صنعت، فنی تعلیم، معدنیات 2.2۔ارب روپے اضافہ 113 فیصد

- ❖ پنجاب کی معیشت میں خدمات (سروسز) کے شعبے کا حصہ 50 فیصد سے زائد ہے۔ یہی وہ شعبہ ہے جو روزگار فراہم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اس سیکٹر کے ذیلی شعبہ جات میں مختص شدہ رقوم اور پچھلے سال کے مقابلے میں اضافے کی تفصیل یوں ہے:

❖ انفارمیشن ٹیکنالوجی 1.2۔ارب روپے سے زائد	اضافہ 56 فیصد
❖ کامرس اینڈ انوسٹمنٹ 900 ملین روپے	اضافہ 80 فیصد
❖ ایمرجنسی سروس 1.8۔ارب روپے	اضافہ 100 فیصد
❖ ٹورازم، لیبر، ٹرانسپورٹ 227 ملین روپے	اضافہ 51 فیصد

دیگر انتظامی اور رفاہی شعبہ جات میں مختص شدہ رقوم کی تفصیل یوں ہے:

❖ ماحولیات	ایک ارب روپے سے زائد
❖ اطلاعات وثقافت	450 ملین روپے
❖ انصاف تک رسائی	400 ملین روپے
❖ منصوبہ بندی وترقیات	2.9۔ارب روپے سے زائد

❖ اس کے علاوہ صوبے میں سپیشل انفراسٹرکچر کی فراہمی جس میں لارج سٹی پیکج، لاہور رنگ روڈ، سیالکوٹ لاہور موٹر وے، لاہور ماس ٹرانزٹ اور دیگر بڑے منصوبے شامل ہیں ان کے لئے 40۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

❖ مقامی حکومتوں کی ترقیاتی ضروریات کے پیش نظر ان حکومتوں کے لئے 14۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو پچھلے سال کی نسبت 2۔ارب روپے زیادہ ہیں۔

❖ خواتین کی ترقی اور اپنے اقلیتی بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لئے جاری بجٹ میں بالترتیب 500 ملین روپے اور ایک ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

23۔ یہ ہمارے ترقیاتی پروگرام کی خصوصیت رہی ہے کہ پسماندہ علاقہ جات پر خصوصی توجہ کی جائے۔ اسی پالیسی کے پیش نظر ہماری حکومت نے جنوبی پنجاب کو ان کی آبادی کے تناسب سے قطع نظر زیادہ وسائل فراہم کئے ہیں۔ اسی طرح پوٹھوہار اور بارانی علاقوں کو بھی ترجیحی بنیادوں پر وسائل مہیا کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر!

24۔ ہمارے سیاسی مخالفین یہ سوچ رہے ہوں گے کہ اتنے بڑے ترقیاتی بجٹ کے اخراجات غریب عوام پر ٹیکس لگا کر پورے کئے جائیں گے مگر عوام جانتے ہیں کہ چودھری پرویز الٰہی کی مدبرانہ قیادت میں چلنے والی حکومت ایسا ہرگز نہیں کر سکتی۔ میں اعلان کرتا

ہوں کہ آئندہ مالی سال کوئی نیا ٹیکس لگایا جا رہا اور نہ ہی موجودہ ٹیکسوں کی شرح میں کسی اضافہ کی کوئی تجویز ہے۔ بلکہ فنانس بل 2007 میں جو تجاویز پیش کی گئی ہیں ان کا تعلق عوام کو ریلیف دینے اور پنجاب میں مالیات اداروں کو زیادہ سے زیادہ کاروبار کرنے کی ترغیب دینے سے ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

25۔ اب میں پنجاب فنانس بل 2007 میں دی گئی تجاویز کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔

پہلی تجویز مالیاتی دستاویزات یعنی

- ❖ Debenture
- ❖ Participation Term Certificate اور
- ❖ Term Finance Certificate

پر سٹیمپ ڈیوٹی میں مزید کمی سے متعلق ہے۔ پہلے ان دستاویزات پر سٹیمپ ڈیوٹی کا اطلاق سالانہ بنیاد پر کیا گیا تھا۔ اب یہ ڈیوٹی صرف ایک دفعہ ان دستاویزات کے اجراء کے وقت وصول کی جائے گی۔

دوسری تجویز Promissory Note (پرونوٹ) پر سٹیمپ ڈیوٹی کی شرح میں کمی سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر!

26۔ آپ کو یاد ہو گا کہ فنانس بل 2006 میں Promissory Note پر سٹیمپ ڈیوٹی کی شرح 0.20 فیصد سالانہ سے کم کرکے 0.02 فیصد سالانہ مقرر کی گئی تھی لیکن ڈیوٹی کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر نہ کی گئی جس کی وجہ سے مالیاتی منڈی پر منفی اثرات سامنے آئے۔ اس کی تصحیح کے لئے Promissory Note پر سٹیمپ ڈیوٹی کی زیادہ سے زیادہ حد ایک لاکھ روپے مقرر کرنے کی تجویز ہے۔

تیسری تجویز الیکٹریسٹی ڈیوٹی کے نفاذ میں پیدا ہونے والے قانونی سقم کو دور کرنے سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر!

27۔ مجوزہ ترمیم سے پہلے الیکٹریسٹی ڈیوٹی کا اطلاق انرجی چارجز پر ہوتا تھا۔ بجلی کے نئے ٹیرف کے نفاذ سے انرجی چارجز اور دیگر تمام سرچارج variable charges میں

مدغم کر دیئے گئے ہیں اور قانون کے مطابق الیکٹریسٹی ڈیوٹی کا اطلاق اب variable charges پر ہوتا ہے۔ چونکہ نئے نافذ شدہ variable charges اور سابق انرجی چارجز میں بہت زیادہ تفاوت تھا اس لئے یہ تجویز ہے کہ الیکٹریسٹی ڈیوٹی کی رواں شرح میں اس طرح کمی لائی جائے جس سے عوام پر الیکٹریسی ڈیوٹی کی مد میں ایک فالتو پیسے کا بوجھ بھی نہ پڑے۔ شرح میں کمی کی تفصیل یوں ہے۔

نمبر شمار	ڈیوٹی کی نوعیت	موجودہ شرح	مجوزہ شرح
1۔	گھریلو استعمال	7فیصد	1.5فیصد
2۔	دفتری یا تجارتی استعمال	3فیصد	1.5فیصد
3۔	صنعتی استعمال	3فیصد	1فیصد
4۔	ٹیوب ویل برائے زرعی استعمال	4فیصد	1فیصد
5۔	بجلی کی سپلائی جہاں میٹر (مستقل) نہ لگا ہو	4فیصد	1.5فیصد

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

28۔ کل وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے سالانہ پری بجٹ پالیسی خطاب میں معاشرہ کے مختلف طبقات کے لئے ریلیف پیکیج کا اعلان کیا۔ یہ پیکیج جن مراعات پر مشتمل ہے ان کا دوبارہ ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

- سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں 15 فیصد اضافہ اور ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی پنشن میں 15 تا 20 فیصد اضافہ۔
- بجلی سے چلنے والے زرعی ٹیوب ویلوں کے بلوں میں رعایت۔
- صوبے کے 6 لاکھ 46 ہزار غریب ترین خاندانوں کے لئے 500 روپے ماہانہ فی کنبہ نقد امداد کا تاریخی اعلان۔
- کچی آبادیوں کی رجسٹریشن کی حتمی تاریخ کو 1985 سے بڑھا کر 31۔ دسمبر 2006 تک کرنے کا فیصلہ اور 30۔ ستمبر 2007 تک ان آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے اور حکومتی خرچ پر ان کچی آبادیوں میں بنیادی سہولیات زندگی کی فراہمی کا اعلان۔ حکومت کے اس فیصلے سے تقریباً 3 لاکھ 70 ہزار افراد کو فائدہ پہنچے گا۔

❖ دیہی علاقوں میں غریب ترین افراد کی مستقل اقتصادی بحالی کے لئے فی کس دو کنال مفت اراضی اور چھوٹے قرضوں کی فراہمی کی نئی سکیم کا اجراء جس کے تحت ان افراد کو لائیو سٹاک اور کچن گارڈن جیسی معاشی سرگرمیوں کے ذریعے خود روز گاری کے مواقع میسر آ سکیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

29۔ میں معزز ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ اس ریلیف پیکیج کی کل مالیت 25۔ارب روپے سے زائد ہے جسے بجٹ08-2007 کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی واضح کر دوں کہ ہنر منداور نیم ہنر مند مزدور بھائیوں کی کم از کم اجرت میں بھی 15 فیصد اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اس پر عملدر آمد کو یقینی بنانے کے لئے پنجاب مینیمم ویجز بورڈ (Punjab Minimum Wages Board) کو ضروری نوٹیفکیشن جاری کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

30۔ میں مسلم لیگ کی حکومت کا عوام دوست اور غریب دوست بجٹ اور اس سے منسلک فنانس بل2007 ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔آمین۔

پاکستان پائندہ باد

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر:اب وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال08-2007 پیش کریں۔

گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال08-2007 کا پیش کیا جانا

FINANCE MINISTER: I present the Annual Budget Statement for the year 2007-08.

جناب سپیکر: گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال08-2007 پیش کر دیا گیا ہے۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال07-2006 پیش کریں۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال07-2006کا پیش کیا جانا

FINANCE MINISTER: Now I present the Supplementary Budget Statement for the year 2006-07.

جناب سپیکر: گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال07-2006 پیش کر دیا گیا ہے۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ زائد بجٹ یعنی(Excess Budget Statement)بابت سال 01-2000پیش کریں۔

گوشوارہ اضافی بجٹ برائے سال 01-2000کا پیش کیا جانا

FINANCE MINISTER: I present the Excess Budget Statement for the year 2000-01.

جناب سپیکر: گوشوارہ زائد بجٹ یعنی(Excess Budget Statement)بابت سال 01-2000پیش کر دیا گیا ہے۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Finance to introduce the Punjab Finance Bill 2007.

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2007

FINANCE MINISTER: I introduce the Punjab Finance Bill 2007.

MR. SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2007 has been introduced.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے ۔ لہذا اب اجلاس بروز اتوار مورخہ 17۔جون 2007 سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔اس روز سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو گا۔ عام بحث کے لئے چار یوم یعنی17تا20۔جون2007 مختص کئے گئے ہیں۔